نام کتاب	:	عقیدۃ حیات الانبیاءؑ اور قائدین امت
مؤلف	:	مولانا ابو معاویہ نور اللہ شیدی صاحب
تعداد	:	1100
طبع دوئم	:	2007
ہدیہ	:	40/-

ناشر
مکتبۃ الجنید
نزد عقیدۃ الاسلام، حسن نعمانی کالونی، نزد داندس پلازہ
عقب الآصف اسکوائر، سہراب گوٹھ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اللہ جل شانہ کا ہم پر بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا پھر ہمیں اپنے پیارے محبوب سرور کائنات سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ کے امتی ہونے کا تاج پہنایا پھر ہمارا مذہب اھل السنت والجماعت علماء احناف دیوبند میں انتخاب فرما کر دین حق کو سمجھنے کی توفیق بخشی اس پر اس رحیم و کریم ذات کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

آج اس کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اھل السنت والجماعت علماء دیوبند کے عقائد و نظریات جو کہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے عین مطابق ہیں انکو عام کیا جائے۔ تاکہ بزرگان علماء دیوبند کے عقائد کی صحیح ترجمانی مسلمانوں کے سامنے آجائے اور انکے بارے میں کوئی گمراہ فرد، سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکے اور نہ ہی کوئی شخص علماء دیوبند پر غلط عقائد و نظریات کا الزام لگا کر اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہوسکے اس بات کے پیش نظر بندہ ناچیز نے "عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین امت" کے نام سے اس رسالہ کو ترتیب دیدیا، تاکہ کوئی بھائی خاص کر ان جماعتوں سے تعلق رکھنے والے کارکن، ان افراد کے جال میں نہ آئے جنھوں نے اس اجماعی عقیدہ کا انکار کیا ہے۔

والسلام

ابو معاویہ

ہمارا عقیدہ

حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور روح مبارک کا تعلق اس دنیوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو روضہ انور میں محفوظ موجود ہے اور اسی تعلق روح کی وجہ سے آپ روضہ انور پر پڑھے گئے درود و سلام کو بغیر کسی واسطہ کے خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات دنیویہ برزخیہ سے تعبیر کیا ہے۔ (المہند صفحہ ۳۷)

ہمارا دعویٰ

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ کتاب و سنت، اجماع امت سے ثابت ہے۔ اهل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اور جملہ اکابر دیوبند نہ صرف اس پر متفق ہیں بلکہ ان کے نزدیک یہ عقائد مسلّمہ میں داخل ہیں۔ (حیات الانبیاء علیہم السلام صفحہ ۲۵)

خلیفہ اوّل سُسر رسول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ

حضرت اُم المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ میرے حجرہ میں مدفون ہیں۔ آپ کی وفات میرے حجرہ میں ہوئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آخری وقت میں وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کے سامنے حجرہ کے پاس رکھ دینا اگر حجرہ شریف کا دروازہ کھل جائے اور روضہ شریف کے اندر سے آواز آئے کہ ابوبکر صدیقؓ کو اندر لے آؤ تب تو حجرہ شریف میں دفن کر دینا ورنہ عام مومنین کے قبرستان میں دفن کر دینا۔

چنانچہ ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔ جب ابوبکر صدیقؓ کا جنازہ حجرہ شریف کے سامنے رکھ دیا گیا تو قبر شریف کے اندر سے آواز آئی ادخلو الحبیب الی

الحبیب (محبوب کو اپنے محبوب کے پاس لا کر دفنادو) (تفسیر کبیر: جلد ۵، صفحہ ۴۸۵)

جس سے واضح ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ نبی ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اگر حجرہ شریف کے اندر سے آواز دیں تو ان کو اس میں دفنایا جائے ورنہ نہیں، اگر وہ یہ سمجھتے کہ نعوذ باللہ آپ مردہ لاش ہو گئے، ریزہ ریزہ ہو گئے ہیں تو کیونکر اس طرح وصیت فرماتے۔

نیز صحابہ کرام نے اس وصیت پر عمل فرمایا معلوم ہوا کہ اس وقت موجود تمام صحابہ کرام کا عقیدہ بھی یہی تھا، ورنہ یہ کہہ دیا جاتا کہ "حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وصیت خلاف شرع ہے" نعوذ باللہ آپ ﷺ مردہ لاش ہو گئے ہیں لہٰذا ابوبکر صدیق کے لئے دوسری تدبیر کی جاتی۔ لیکن صحابہ کرام میں سے کسی نے اس وصیت پر اعتراض نہیں کیا۔ (جواہر الفتاویٰ: جلد ۳، صفحہ ۲۷ از حضرت مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی صاحب، سابق رئیس: دارالافتاء، علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی)

سبحان اللہ! سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ نے قیامت تک کے لئے حیاۃ النبی ﷺ کا مسئلہ حل فرمایا اور یقیناً وہی اس مسئلہ کے حل فرمانے کا حق رکھتے تھے کہ دین کے ہر معاملہ میں آپؓ نے سبقت فرمائی۔ (حیات پاک صفحہ ۶۰)

خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطابؓ کا عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ

کہ وہ جب بھی مدینہ کے باہر سفر سے واپس ہوتے، روضۂ اطہر کے پاس حاضر ہو کر درود و سلام پڑھتے اور دوسرے صحابہ کرام کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔

(جذب القلوب صفحہ ۲۰۰۔ جواہر الفتاویٰ: جلد ۳، صفحہ ۲۹)

خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کا عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ

حضرت عثمانؓ کو جب باغیوں نے محاصرہ کر لیا تھا تو بعض صحابہ کرامؓ نے آپ کو مشورہ دیا کہ

بہتر ہے آپ شام تشریف لے جائیں وہاں کی افواج زیادہ مضبوط ہیں آپ کی پوری حفاظت کرے گی، تو حضرت نے جواب دیا میں اسکو جائز نہیں سمجھتا کہ دار الہجرت کو ترک کردوں اور رسول ﷺ کی ہمسائیگی کو چھوڑ دوں۔

(جذب القلوب: صفحہ ۲۰۰۔ مقام حیات: صفحہ ۱۸۱۔ جواہر الفتاوی: جلد ۳، صفحہ ۲۹)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عثمانؓ نبی علیہ السلام کو زندہ سمجھتے تھے اور ہمسائیگی سے جدا نہیں ہونا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ سے جدا ہونے کو ناجائز اور عار سمجھتے تھے۔ اگر نعوذ باللہ آپ کو مردہ لاش ہونے کا عقیدہ ہوتا تو ہمسائیگی کا تصور کیسے ہوتا۔

خلیفہ رابع حضرت علیؓ کا عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کریگا وہ اس وقت نبی ﷺ کا ہمسایہ اور جوار میں ہوگا۔ (جواہر الفتاوی: جلد ۳، صفحہ ۳۰)

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کا عقیدہ حیات النبی ﷺ

علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ جب کبھی ان گھروں سے جو مسجد نبوی کے ساتھ تھے کسی میخ یا کیل لگائے جانے کی آواز سنتی تھیں تو یہ حکم بھیجتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کی آواز سے اذیت نہ دو۔ (شفاء السقام: صفحہ ۱۷۳)

فقہائے کرام کا عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ

امام ابوحنیفہؒ تابعی ہیں، آپ فقہاء اربعہ میں سے افقہ الناس فی الارض اور امام اعظم کے لقب کے ساتھ دنیا کے لوگوں میں مشہور ہیں۔ انکے مسلک کے ترجمان امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا قصد و ارادہ کرے اسے چاہیے کہ کثرت سے درود شریف عرض کرے کیونکہ آپ ﷺ خود درود شریف کو سنتے ہیں جب زیارت کرنے والے درود سلام پڑھتے ہیں اور دور

سے پڑھتے ہیں تو آپ ﷺ تک درود شریف پہنچایا جاتا ہے۔ (طحاوی شریف: صفحہ ۳۰۵)

قائد تحریک ریشمی رومال

شیخ الھند مجاہد کبیر حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ (انوار محمود۔ جلد ۱، صفحہ ۶۱۰)

قائد جمعیت علماء ہند
شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ

اکابر علماء دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاءؑ کی حیات جسمانی کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور وشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔ (نقش حیات: جلد ۱، صفحہ ۱۲۲)

قائد جمعیت علماء اسلام پاکستان

مفکر اسلام حضرت مفتی محمودؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور مطہرہ میں حیات ہیں حدیث معتبر سے ثابت ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: جلد ۱، صفحہ ۲۵۱)

نبی کریم اپنی قبر شریف میں حی (زندہ) ہیں اور قبر شریف پر سلام پڑھا جائے تو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور ہر جگہ سے نہیں سنتے بلکہ دور دراز سے صلوۃ وسلام پڑھنے والے کا سلام آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہی عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے۔ (جلد ۱، صفحہ ۲۵۳)

تسکین الصدور پر تقریظ فرماتے ہوئے مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ زیر نظر کتاب تسکین الصدور مصنفہ مخدوم ومحترم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب مدظلہ العالی کا بغور مطالعہ کیا۔ مولانا موصوف نے جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے فیصلے کے مطابق اس کتاب کی ابتدائی فرمائی۔

(تسکین الصدور: صفحہ ۳۹)

"دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف" نامی کتاب پر تقریظ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ ماشاء اللہ مسئلہ حیات النبی ﷺ اور سماع صلوۃ و سلام عند القبر الشریف پر اسلام و جمہور اہلسنت کے متفقہ فیصلہ کے مطابق تحریر فرمایا، حوالہ جات پیش کئے اور صحیح مسلک کے حوالہ جات سے ایسا ثابت کیا جو اخلاف و معاصرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمادے اور حضرت مولانا کو ایسی تصانیف پیش کرنے کی مزید توفیق بخشے۔

(الاحقر لا قر محمود عفا اللہ عنہ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ)

قائد تبلیغی جماعت

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ، مصنف فضائل اعمال فرماتے ہیں کہ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسکی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھاسکتی اس پر اجماع ہے امام بیہقیؒ نے انبیاء کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

(فضائل درود شریف ۴۰)

قائد سپاہ صحابہ پاکستان

عالم حق گو حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ فرماتے ہیں:

پوری امت کا عقیدہ ہے نبی کریم ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام شافعیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام مالکؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام احمد بن حنبلؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت علامہ ابن تیمیہؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔

حضرت علامہ ابن قیمؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام بخاریؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام مسلمؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام ترمذیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت علامہ سیوطیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت علی ہجویریؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت سلطان باہوؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت مجدد الف ثانیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت شاہ ولی اللہؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت شاہ اسماعیلؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت قاسم نانوتویؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت حسین احمد مدنیؒ .... کا عقیدہ .... نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔

چودہ سو سال کی امت کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں اسی عقیدہ پر قائم رہو اور اسی عقیدہ پر موت آئے۔

اللہ مجھے اور آپ کو اسی عقیدہ پر قائم اور دائم رہنے کی توفیق بخشے۔ (یادگار خطبات صفحہ ۲۳۶)

جرنیل سپاہ صحابہؓ

مؤرخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ فرماتے ہیں ''حضرت مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری اس طبقے کے سربراہ ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔ عنایت اللہ شاہ بخاری سے پہلے اسلام کی تاریخ میں کسی انسان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ نبی قبر میں مردہ ہیں۔ یہ ایک مسلم چیز

ہے کہ نبی قبر میں حیات ہیں۔ (خطبات سیرت صفحہ ۸۱)

قائد مجلس احرار

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا حیات النبی ﷺ پر یقین و اعتماد:

تحصیل لیاقت پور سے قصبہ اسلام پور شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہونے والا تھا کہ اسی تاریخ کو امیر شریعتؒ کی اس علاقہ میں تقریر کا اعلان ہوا جس میں شیعہ اور سنی بھی شریک ہو گئے۔ حضرت نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا میں جنگ لڑنے نہیں آیا اور نہ ہی مناظرہ اور مباحثہ کا قائل ہوں، میں براہین اور دلائل کے زور سے کسی کو کوئی بات منوانے کے لئے تیار ہوں۔ شیعہ حضرات سے صرف اتنا کہوں گا کہ دو چار آدمی اپنی طرف سے ایسے تیار کریں جو صالح فطرت ہوں میں انکے ساتھ مدینہ منورہ جانے کو تیار ہوں، وہاں سرکار دو عالم کے آستان مقدس پر عرض کیا جائے گا کہ حضور اصحاب ثلاثہ کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں اگر حضور نے جواباً فرمایا کہ یہ میرے ہیں تو پھر تمہیں بھی ایمان لانا پڑے گا۔ اگر حضور نے کوئی جواب نہیں مرحمت فرمایا تو پھر میں تمہارا ہی مسلک اختیار کر لوں گا۔

(ماہنامہ نقیب ختم نبوت امیر شریعت نمبر حصہ دوم صفحہ ۲۰۲ و رحمت کائنات صفحہ ۳۲)

قائد عالمی تحفظ ختم نبوت

امیر مرکزیہ رہبر شریعت پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ نبی کریم اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اپنے اسی جسم اطہر عنصری کے ساتھ جسم مع الروح اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جو مسلمان روضہ اطہر پر حاضر ہو کر صلوۃ و سلام پیش کرنے والے کا صلوۃ و سلام فرشتے حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور ان فرشتوں کا کام ہی یہی ہے جو اس کام کے لئے مقرر ہیں۔ یہ امت مسلمہ کا اجتماعی عقیدہ ہے۔ (حیات پاک تسکین الصدور صفحہ ۳۰)

قائد تحریک خدام اہل السنت والجماعت پاکستان

وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال، فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک رسول پاک حیاۃ فی القبر ہیں، اپنے روضہ مقدس میں حضور زندہ ہیں یا مردہ (نعوذ باللہ زندہ ہیں۔ آج کل یہ مسئلہ چلا ہوا ہے اور بعض سر پھرے جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضور اپنی قبر مبارک میں ہیں اور لاش پڑی ہوئی ہے مردہ ہیں (نعوذ باللہ) اللہ انکو سمجھ اور ہدایت دے۔ بدبختی ہے۔ بے ادبی ہے۔ (یادگار خطبات صفحہ ۹۸)

قائد تنظیم اہل السنت والجماعت پاکستان

رئیس المناظرین استاذ العلماء حضرت علامہ عبد الستار تونسوی صاحب فرماتے ہیں کہ جناب امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے سماع صلوۃ و سلام عند القبر پر اجماع ہے حنفیؒ، شافعیؒ، مالکی، حنبلی، عرب و عجم کے علماء اہل سنت اس مسئلہ پر متفق ہیں، جو شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا ہے وہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف ہے سنی نہیں ہے۔ (قبر کی زندگی صفحہ ۳۸۶)

رہنما تنظیم اہل السنت والجماعت پاکستان

مفکر اسلام حضرت خالد محمود پی۔ ایچ۔ ڈی۔ لندن عقیدہ حیاۃ الانبیاء علیہم السلام پر تصنیف کردہ کتاب میں علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ

”جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تمام اہل السنت والجماعت کا قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدہ ہے کہ آنحضرت اسی طرح تمام دیگر انبیاء علیہم السلام اپنے اجساد عنصریہ مبارکہ کے ساتھ قبروں میں موجود اور حیات ہیں علماء دیوبند جو خالص اہل سنت والجماعت ہیں اور اس صدی میں اہل سنت کے سب سے بڑے ترجمان ہیں اس لئے قدرتی طور پر اس بات پر کل بزرگان دیوبند کا وہی عقیدہ ہے جو جمہور کا ہے۔ (مقام حیات صفحہ ۳۰۷)

قائد اتحاد اھل السنّت والجماعت پاکستان

وکیل احناف مناظر اسلام مولانا محمد امین اوکاڑویؒ فرماتے ہیں کہ علامہ سخاویؒ قول البدیع میں فرماتے ہیں کہ ”امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں حیات ہیں قرآن ہمارے پاس اللہ کے نبی کی احادیث ہمارے پاس ہیں۔ الانبیاء احیائی قبورھم صلون یہ وہ حدیث ہے کہ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے۔“ (یادگار خطبات صفحہ ۲۷۸)

قائد اتحاد اھل السنّت والجماعت پاکستان

مناظر اسلام حضرت علامہ منیر احمد منور فرماتے ہیں کہ اھل السنّت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حیات فی القبر برحق ہے قبر کے اندر زندگی برحق ہے تمام اھل السنّت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے اور یہ کیسی زندگی ہے؟ زندگی کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالی روح کا جسم کیساتھ یا اجزائے جسم کے ساتھ تعلق قائم کردیتے ہیں۔

تمام علماء متفق ہیں سماع انبیاء پر کس کا اختلاف نہیں۔ (یادگار خطبات صفحہ ۲۷۸)

(یادگار خطبات صفحہ ۲۷۵)

قائد انجمن دعوت اھل السنّت والجماعت پاکستان

قاطع شرک وبدعت حضرت مولانا قاری رب نواز حنفی صاحب فرماتے ہیں کہ عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ اھل السنّت والجماعت کے نزدیک ہمیشہ اتفاقی رہا ہے۔ ائمہ اربعہ کے متبعین کا اس پر اتفاق رہا ہے۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں بعض اعتزال پسندوں نے اس عقیدہ کو چھیڑنا شروع کیا لہٰذا منکرین حیاۃ النبی ﷺ فی القبر اھل السنّت والجماعت سے خارج ہیں۔

رہنما شریعت کونسل پاکستان

عظیم اسکالر حضرت علامہ زاہد الراشدی صاحب فرماتے ہیں کہ اس بات پر چودہ سو برس سے

امت مسلمہ کا اجماع چلا آرہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد مبارکہ وفات کے بعد قبروں میں محفوظ ہیں اور عالم برزخ میں ان کی ارواح مقدسہ کا اجساد مبارکہ کے ساتھ تعلق بدستور قائم ہے جس کی وجہ سے قبر پر حاضری دینے والوں کا سلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ (یادگار خطبات صفحہ ۹)

مفتی اعظم ہند

مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ دھلویؒ فرماتے ہیں اس خیال اور اعتقاد سے ندا کرنا کہ آنحضرت کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے اس کا شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے اول یہ کہ حضرت رسالت پناہ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل السنّت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ کی روح مبارک مجلس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کرکے ہوتا ہے یا نہیں اور طریقہ سے؟ اگر مفارقت کرکے مانا جائے تو آپ کی قبر مبارک میں زندہ ہونا باطل ہوتا ہے یا کم از کم اس زندگی میں فرق آنا ثابت ہوتا ہے تو یہ صورت علاوہ اس کے کہ بے ثبوت باعث توہین ہے نہ کہ موجب تعظیم۔ (کفایت المفتی: جلد ا صفحہ ۱۹۰)

رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علیؒ واں بھچراں کا عقیدہ

حیات النبی ﷺ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو میں خود سنتا ہوں جس شخص نے دور سے پڑھا تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ (تحریرات حدیث: صفحہ ۲۱۱)

سربراہ الرشید ٹرسٹ

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب

سرپرست جامعہ الرشید فرماتے ہیں ”آنحضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں ویسے تو

اس میں اہل سنت والجماعت میں سے کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں...... یہ تو اجماعی عقیدہ ہے۔

(اخبار بچوں کا اسلام: صفحہ ۱، 21 جنوری 2007ء بروز اتوار)

بانی دار العلوم دیوبند کا عقیدہ

حجۃ الاسلام علامہ محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں۔ (ہدایۃ الشیعہ ۲۶۸)

انبیاء علیہم السلام کو انہیں اجسام دنیاوی کے اعتبار سے زندہ سمجھتا ہوں۔

(لطائف قاسمیہ ۳، تسکین الاتقیاء: صفحہ ۸۳)

مفتی اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ بانی دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رسالہ "رحمت کائنات" مصنفہ مولانا زاہد الحسینی تقریباً پورا مطالعہ کیا حیات انبیاء علیہم السلام کے مسئلہ پر نہایت نافع اور مفید تحقیقات جمہور اہل السنت کے مطابق جمع کردی ہیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ (رحمت کائنات: صفحہ ۳۰)

صرف حیات روحانی کا قول جمہور علماء امت کے خلاف ہے اور ظاہر ہے کہ دیوبندیت کوئی مستقل مذہب نہیں، اتباع سلف وجمہور اہل السنت والجماعت کے خلاف ہے وہ دیوبند کے بھی ضرور خلاف ہے۔ (مقام حیات ۶۹۳)

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات کے متعلق علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں جسد عنصری کے

ساتھ زندہ ہیں یہ عقیدہ نہ صرف علماء دیوبند کا ہے بلکہ تمام امت کا ہے۔

(کشف الباری کتاب المغازی: صفحہ ۱۱۵)

آخری فیصلہ

فخر المحدثین حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں جو شخص حضور اکرم کے اپنی قبر شریف میں زندہ ہونے کا انکار کرتا ہے اس کا دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے فارغ ہے اور اس کی عقل بصیرت سے خالی ہے۔ (اعلاء السنن: جلد ۱۰، صفحہ ۳۲۹)

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں انبیاء علیہم السلام کی حیات فی القبر کے بارے میں میرا وہی عقیدہ ہے جو اکابر علماء دیوبند کا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری سے زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا۔

یہ مسئلہ اکابر دیوبند میں کبھی بھی مختلف فیہ نہیں رہا میرے خیال میں ہر صاحب بصیرت اس عقیدہ حیات النبی ﷺ کا منکر نہیں ہو سکتا جن کی باطن کی آنکھیں کھلی ہیں انکے نزدیک تو حضور نبی اکرم کی روضہ اطہر کی حیات بدیہات میں سے ہے۔ (مقام حیات: صفحہ ۱۷۲)

ذریت مماتیت وعثمانیت کو چیلنج

(۱) صرف ایک آیت قرآنیہ پر نشاندہی کریں جس میں بصراحت آنحضرت کے روضہ اطہر میں مردہ ہونے (معاذ اللہ) اور صلوۃ وسلام نہ سننے کا بیان ہو یا اہل السنت والجماعت (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے کسی مفسر کا صریح حوالہ پیش کریں جس نے کسی آیت قرآنیہ سے اس نظریہ باطلہ کا استنباط کیا ہو بیان کریں۔

(۲) صرف ایک حدیث صریح کا حوالہ پیش کریں یا کسی ایک سنی محدث نے کسی ایک حدیث سے صراحتاً اس نظریہ باطلہ کا استنباط کیا ہو بیان کریں۔

(۳) دور نبی سے لیکر ۱۳۷۰ھ تک کے ادوار میں کسی صحابیؓ، تابعیؒ، تبع تابعیؒ، امام مجتہدؒ، مفسرؒ، محدثؒ، متکلمؒ، فقیہؒ، وصاحب تصوفؒ، کا صرف ایک قول صریح پیش کر دیں جس میں اس نے آپ لوگوں کی طرح نبی کریم کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) روضہ اطہر میں مردہ اور بے جان کہا ہو اور حاضر ہونے والوں کا صلوۃ وسلام نہ سننے والے ثابت کیا ہو۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

علامہ پروفیسر محمد مکی صاحب
علی پور حبیب المدارس پنجاب
(تسکین الاتقیاء فی حیاۃ الانبیاء، ص ۹۳)

کیا عقیدہ حیات النبی ﷺ پنجاب کا مسئلہ ہے؟

از علامہ نور محمد تونسوی صاحب

عزیز طلباء کرام علمًا نافعًا وعملاً صالحًا! بعض حضرات عقیدہ حیات النبی ﷺ کے وزن کو گرانے اور اس کی حیثیت کو گھٹانے کیلئے بڑی سادگی سے یہ فرماتے دیتے ہیں کہ "یہ مسئلہ پنجاب کا ہے اس مختصر جملہ کے دو مفہوم بن سکتے ہیں ایک یہ کہ اس مسئلے کا انکار پنجاب سے ہوا جیسا کہ انکار ختم نبوت کا مسئلہ قادیان سے اٹھا اور انکار حدیث کا فتنہ چکڑالہ سے اٹھا اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ عقیدہ حیات النبی ﷺ شریعت اور دین اسلام کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پنجاب کا مسئلہ ہے اور منکرین حیات الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام یہی جملہ بول کر دوسرا مفہوم مراد لیتے ہیں اور یوں اس عقیدہ کی حیثیت کو گرانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں حالانکہ حیات الانبیاء کا عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت شدہ حقیقت ہے جس پر اجماع امت مستزاد ہے اور اسی کو قیاس صحیح کی تائید حاصل ہے گویا کہ یہ عقیدہ ادلہ اربعہ سے ثابت ہے کیونکہ عقیدہ حیات الانبیاء کی بنیاد حیات قبر ہے قبر کی زندگی جس کے ذریعہ مردہ انسان سے حساب وکتاب لیا جاتا ہے اور سوال جواب کیا جاتا ہے اور مردہ جزا وسزا کو محسوس کرتا

ہے۔ قرآن پاک کی پچاس سے زائد آیات میں اور سو سے زائد احادیث متواترہ سے ثابت ہے یہ سارے دلائل بندہ عاجز نے اپنی کتاب "الحیات بعد الوفات" یعنی قبر کی زندگی میں جمع کر دیے ہیں مطالعہ کا ذوق رکھنے والے اہل علم حضرات اس کی طرف مراجعت فرمائیں۔ جب قبر کی یہ حیات درجہ بدرجہ ہر مردہ کو حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام تمام انسانوں سے افضل ترین طبقہ ہیں تو ان کی حیات بعد الوفات بطریق اولی ثابت ہوگی تو اس لحاظ سے حضرات انبیاء کرام کی حیات بشمول تمام انسان نصوص قطعیہ سے ثابت ہے باقی رہی وہ احادیث جن سے انبیاء کرام کی حیات قبر ثابت ہوتی ہے اگرچہ حیات الانبیاء پر دلالت کرنے والی حدیثیں بھی درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہیں جیسا کہ محدثین نے اس کی تصریح فرمائی ہے اس لئے فرداً فرداً ان احادیث کے راویوں پر جرح کر کے ان کو ضعیف بنانے کی کوشش کرنا اصول حدیث سے ناواقفی پر مبنی ہے تو ان احادیث سے حضرات انبیاء کرام کی حیات قبر کے معاملہ میں ان کی خصوصی اور امتیازی شان ثابت کی جاتی ہے تو معلوم ہوا ہر مردہ کی حیات بشمول انبیاء ادلہ اربعہ سے ثابت شدہ حقیقت ہے پھر محدثین کرام نے باب اثبات عذاب قبر قائم کر کے حیات قبر کو ثابت کیا ہے کیونکہ عذاب کے لئے حیات کا ہونا لازمی ہے اگر قبر میں کسی قسم کی حیات نہیں ہے تو عذاب قبر کا کیا مطلب تو پھر انہیں محدثین نے عذاب قبر کے تحت وہ حدیثیں بیان فرمائی ہیں جن میں اعادہ روح کی تصریح موجود ہے۔ اور وہ حدیثیں بھی لائے ہیں جن میں بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ قبر کی اس کاروائی میں جسد بھی شامل ہوتا ہے حدیثوں میں غور کرنے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ جسد دنیا والا جسد ہوتا ہے جس کی صحیح صورت علماء اسلام نے یہ بتائی ہے کہ روح اور دنیا والے جسد کے مابین ایک خاص قسم کا تعلق رہتا ہے جسکی کنہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ اسی تعلق کیوجہ سے جسد عنصری روح کے ساتھ ساتھ رنج وراحت کو محسوس کرتا ہے۔ ہاں یہ تعلق نسبتاً حضرات انبیاء کرام میں اقوی ہوتا ہے اسی طرح حضرات مفسرین عظام نے اپنی اپنی تفسیروں میں حیات قبر پر دلالت

کرنیوالی آیات کی تفسیریں اعادہ روح تعلق روح کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ قبر کی اس کاروائی میں دنیا والا جسد بھی شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح متکلمین اسلام نے عقائد کی کتابوں میں "عذاب القبر حق"، "اعادۃ الروح الی العبد فی القبر حق" وغیرہ جملے تحریر فرما کر حیات قبر کی تصریح فرمائی ہے اور ہمارے فقہاء کرام نے بھی "ومن یعذب فی قبرہ فیوذی فیہ نوع من الحیاۃ" فرما کر عقیدہ حیات قبر کو تسلیم فرمایا ہے اور ائمہ اربعہ اور ان کے متبعین نے اپنے اپنے مسلک کی فقہ میں عقیدہ عذاب قبر خاص کر عقیدہ حیات الانبیاء کو صاف صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے چنانچہ آداب زیارت قبر النبی ﷺ جہاں بھی انہوں نے بیان کئے ہیں وہاں آپ کی قبر مبارک جنت کا باغ ہے آپ زائدین کا صلوۃ وسلام سنتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں زائرین کو چاہیئے سلام دینے والوں کے سلام کو آپ تک پہنچائیں اور یہ بھی لکھا ہے "ولو انھم اذظلموا انفسھم جاءوک" آلایہ، والی آیت کا حکم اب بھی باقی ہے زائرین قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر استغفار بھی کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے محدثین کرام نے عقیدہ حیات الانبیاء پر مستقل کتابیں لکھی ہیں مثلا امام بیہقی کی کتاب "جزء حیات الانبیاء"، علامہ سیوطیؒ کی کتاب "انباء الاذکیاء بحیات الانبیاء"، امام تقی الدین سبکی کی کتاب "حیات الانبیاء"۔

اب سوال یہ ہے کہ ادلہ اربعہ سے ثابت شدہ عقیدے کے بارے میں یہ تاثر دینا کہ یہ مسئلہ پنجاب کا ہے یعنی قرآن وحدیث کا مسئلہ نہیں ہے کیا یہ بد دیانتی اور علمی خیانت نہ ہوگی؟

آج سے تقریباً تقریباً پچاس سال پہلے جب عقیدہ حیات النبی کا انکار کیا گیا اور سب سے پہلے منکر کو علماء اسلام نے راہ راست پر لانے کی سرتوڑ کوشش کی اور کئی سالوں تک یہ کوشش جاری رہی بالآخر علماء اھل حق نے اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے درجنوں کتابیں تالیف کیں اور سینکڑوں مفتیان کرام نے فتاویٰ لکھے کہ منکرین حیات النبی اھل السنۃ والجماعت سے خارج ہیں اور گمراہ ہیں ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے جن میں دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی

سید مہدی حسنؒ سرفہرست ہیں کیا یہ مفتیان کرام سارے کے سارے پنجاب کے تھے حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب" راولپنڈی میں تشریف لائے اور فریقین کے علماء کو جمع فرما کر ایک فیصلہ تحریر فرمایا جس پر فریقین کے علماء نے دستخط کیے۔ دستخط کرنے والوں میں سے شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحبؒ بھی تھے تو کیا قاری محمد طیب صاحبؒ پنجابی تھے؟ اور اس سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اسی موضوع پر ایک کتاب بنام آب حیات کا تصنیف فرمائی۔ کیا حضرت نانوتویؒ پنجابی تھے؟ اور اس کے بعد بریلویوں کے امام احمد رضا خان بریلوی نے ہمارے اکابر پر قسم قسم کے جھوٹے الزام تراش کر ہمارے اکابر کے خلاف علماء حرمین شریفین سے فتاویٰ حاصل کرنے کی ناپاک جسارت کی تو من جملہ ایک الزام یہ بھی تھا کہ اکابر علماء دیوبند حیات النبی کے منکر ہیں۔ تو شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی" کی سعی مشکور سے علماء حرمین نے علماء دیوبند کی طرف ایک سوال نامہ لکھ کر ان کے عقائد معلوم کرنا چاہے تو اس دور کے علماء کے مشورہ سے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری کا نام گرامی جوابات لکھنے کیلئے تجویز کیا گیا تو محدث موصوف نے علماء حرمین کے تمام سوالات کے جوابات تحریر فرمائے جس کا نام "المھند علی المفند" یعنی عقائد علماء دیوبند رکھا گیا کتاب میں عقیدہ حیات النبی ﷺ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی حیات قبر کے جسد دنیوی کے ساتھ ہے اور ایسی برزخی حیات نہیں ہے جو عام موتی کو حاصل ہے بلکہ آپ کی یہ حیات برزخیہ عام موتی کی حیات سے افضل برتر اور اعلیٰ ہے جب یہ کتاب مکمل ہوئی تو اس کتاب کی تصدیق اس دور کے چوبیس (۲۴) جوٹی کے علماء دیوبند نے کی جن میں حضرت شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی بھی شامل ہیں تو کیا یہ سب حضرات پنجاب کے رہنے والے تھے؟

اور پھر جب کتاب حجاز مقدس پہنچی تو علماء عرب نے اس کی تصدیق کی تو کیا یہ عرب علماء پنجابی تھے؟ مفکر اسلام حضرت مولانا محمودؒ نے تسکین الصدر کی بھی تصدیق کی ہے اور حضرت اقدس قطب

الاقطاب شیخ التفسیر سلطان الاولیاء حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کی کتاب ''القول الحق فی حیات النبی'' کی تصدیق کی ہے اور اپنی تصدیق میں مفتی صاحب نے مماتیوں کے عقیدہ کو فاسد قرار دیا ہے۔ اسی طرح مفتی صاحب نے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب شجاعبادی کی کتاب ''دعوت الانصاف فی حیات جامع الصفات'' کی بھی تصدیق کی ہے اور اپنی تصدیق میں حضرت مفتی صاحب نے مماتیوں کو ذاتعین قرار دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مفتی محمودؒ پنجابی تھے؟ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خانصاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سینکڑوں علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق ایک کتاب ''تسکین الصدر فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور'' تصنیف فرمائی جس میں مصنف موصوف نے عقیدہ حیات قبر اور حضرات انبیاء کرام کی خصوصی حیات قبر کو ادلہ اربعہ سے مبرہن فرمایا ہے حضرت شیخ کی اس کتاب پر اس دور کے بڑے بڑے علماء نے تقریظات لکھی تھیں جن میں حضرت مولانا فخرالدین احمد سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی، حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی، حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (صوبہ سرحد)، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمہم اللہ شامل ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مذکورہ بالا علماء اھل حق پنجاب کے نہیں تھے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ عذاب قبر کی صحیح صورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''مگر صحیح یہ ہے کہ عذاب روح اور جسد دونوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ مردہ کا قبر میں جا کر زندہ ہونا قرآن سے ثابت ہے۔۔۔۔۔صوفیاء نے یہ قول کیا ہے کہ اعادہ روح جسم مادی میں نہیں بلکہ جسم مثالی میں ہوتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جسم مادی ہی میں روح کا اعادہ ہوتا ہے مگر

اسے ہم معلوم نہیں کر سکتے جیسا کہ خواب میں کسی کو تکلیف ہو رہی ہو۔۔۔۔۔پس مٹی میں ہو جانے کے بعد بھی ان اجزاء میں ایسے طریق سے اعادہ روح کہ ہم اسے معلوم نہ کر سکیں قدرت باری تعالیٰ سے خارج نہیں۔'' (احسن الفتاوی: جلد ۴، صفحہ ۱۹۲)

حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ عقیدہ حیات النبی کا اثبات کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''احتج القائلون بانها مندوبة بقوله تعالى، ولو انهم اذظلموا انفسهم جاء وک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول الآية و وجهم الاستدلال بها انه ﷺ حى فى قبره بعد موته كما فى حديث الانبياء احياء فى قبورهم وقد صححه البيهقى فثبت ان حكم الآية باق بعد وفاته فينبغى لمن ظلم نفسه ان يزور قبره ويستغفر الله عنده فيستغفر له الرسول.''

(احسن الفتاوی: جلد ۴، صفحہ ۱۵۵)

دیکھئے، حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ عذاب قبر کے سلسلہ میں جسم مادی یعنی دنیوی جسد کو روح کے ساتھ شامل فرما رہے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی حیات قبر کو واضح صاف الفاظ میں تسلیم کر کے یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ زائرین کو چاہئے آپ سے استغفار کریں۔ کیونکہ قرآن مجید کی آیت ''ولو انهم اذظلموا انفسهم'' الاية والا حکم آپ کی وفات کے بعد بھی باقی ہے اگر عقیدہ حیات قبر صرف پنجاب کا مسئلہ ہوتا تو مفتی اعظم پاکستان اس مسئلہ کو کھول کھول کر بیان نہ فرماتے۔

کراچی کے بہت بڑے مفتی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو بہت سی احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں

''وبا الجمله فان هذه الاحاديث مع حديث الباب تدل على كون الانبياء احياء بعد وفاتهم وهو من عقائد جمهور اهل السنة والجماعة.

(تکملہ فتح الملہم: جلد ۵، صفحہ ۳۰)

ترجمہ: ''قصہ مختصر مذکورہ بالا حدیثیں مع حدیث الباب کے دلالت کرتی ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد زندہ ہوتے ہیں۔ اور یہ بات اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد میں سے ہے۔'' حضرت مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں

والذی یتحصل بالنظر فی النصوص ان الموت، وان کان عبارۃ عن مفارقۃ الروح للجسد ولکن یبقی للروح بعد الموت علاقۃ ما با الجسد الذی فارقتہ وبھذہ العلاقۃ یتألم الجسد بعذاب القبر ویتنعم بنعیم البرزخ علی ماذھب الیہ جمھور اھل السنۃ من ان عذاب القبر یقع علی الجسد مع الروح وھوالمراد من اعادۃ الروح الی الجسد عند السوال فی القبر وعند التعذیب کما ورد فی النصوص الصریحۃ الی حقق صحتھا ابن القیمؒ فی کتاب الروح۔

ترجمہ: اور جو چیز نصوص میں نظر کرنے سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ موت اگرچہ روح کے جسد سے جدا ہونے کا نام ہے لیکن موت کے بعد روح کا اس جسد سے جس کو دنیا میں چھوڑ کر آیا ہے۔ کچھ نہ کچھ تعلق رہتا ہے اور اسی تعلق کیوجہ سے دنیا والا جسد عذاب قبر کو محسوس کرتا ہے اور برزخ کی نعمتوں سے راحت پاتا ہے اور یہی مذہب جمہور اہل السنۃ کا ہے کہ قبر کا عذاب روح اور جسد دونوں پر واقع ہوتا ہے اور حدیث میں جو اعادہ روح الی الجسد آیا ہے کہ قبر کے سوال کے وقت اور عذاب کے وقت اعادہ روح ہوتا ہے اس کی مراد بھی یہی ہے جیسا کہ نصوص صریحہ میں وارد ہوا ہے۔ جن کی صحت کی تحقیق علامہ ابن قیمؒ نے کتاب الروح میں کی ہے۔'' (تکملہ فتح الملہم: جلد ۵، صفحہ ۳۱)

حضرت مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں

وکذالک انکار ھذہ العلاقۃ بین الروح والجسد التی ثبتت بالنصوص المتقاصرۃ الی لامجال لانکارھا زیغ ومکابرۃ ولا یجوز لاحد من اھل العلم الانصاف ان ینکرھا صریحا.(تکملہ فتح الملہم: جلد ۵، صفحہ ۳۲)

ترجمہ: اور اسی طرح روح اور جسد کے مابین جو تعلق نصوص کثیرہ سے ثابت ہے جس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو ایسے تعلق کا انکار کرنا گمراہی اور حق کا مقابلہ کرنا ہے اور کسی اہل علم اور اہل انصاف کو یہ جائز نہیں ہے کہ صریحاً اس تعلق کا انکار کرے۔''

پوری دنیا جانتی ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتھم العالیہ پنجاب کے نہیں ہیں بلکہ کراچی کے باشندے پاکستان کے مفتی اعظم ہیں۔ بندہ عاجز نے مضمون کے پیش نظر چند بزرگان دین کے اسماء گرامی دیے ہیں۔ کہ یہ اکابر غیر پنجابی ہونے کے باوجود عذاب قبر کی صحیح صورت اور حیات الانبیاء علیہم السلام کی اصلی صورت کو تسلیم کرتے ہیں ورنہ بندہ عاجز ہر دور اور ہر صدی کے علماء حق کی عبارات پیش کرسکتا ہے کہ ہر دور کے علماء اسی عقیدہ پر تسلسل کے ساتھ قائم و دائم چلے آرہے ہیں اگر تفصیل درکار ہے تو تسکین الصدور، مقام حیات، قبر کی زندگی، رحمت کائنات، حیات الانبیاء وغیرہ کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ انشاءاللہ تسلی وتشفی ہوجائے گی۔

ضروری انتباہ: بعض سادہ لوح طلباء یوں فرماتے ہیں کہ عقیدہ حیات النبی ﷺ میں مت پڑو کیونکہ ہمارے اکابر علماء نے اس میں پڑنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ حالانکہ یہ ان حضرات کی غلط فہمی ہے اور غلط فہمی کی بنیاد یہ ہے کہ یہاں دو مسئلے ہیں۔ ایک مسئلہ ہے روح اور جسد عنصری کے تعلق کا اور دوسرا مسئلہ ہے اس تعلق کی کیفیت کا جہاں تک تعلق ہے نفس تعلق کا اس کو بیان کرنے سے کسی بزرگ نے نہیں روکا۔ بلکہ تمام بزرگان دین نے روح اور جسد کے تعلق کو

بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور جہاں تعلق ہے دوسری بات کا یعنی
تعلق کی کیفیات کا کہ وہ تعلق کے ساتھ ہے تو کیفیات میں پڑنے سے ہمارے اکابر نے منع
فرمایا ہے جو شخص کیفیات کی بجائے نفس تعلق میں پڑنے کو ممنوع قرار دیتا ہے یہ اس کی غلط فہمی
کا نتیجہ ہے۔

فافہم وتدبر واملاء.

ابو احمد نور محمد تونسوی قادری

خادم جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ

۹ شعبان ۱۴۲۷ھ

اصحاب مدارس غور فرمائیں

شیخ التفسیر حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ مدینہ منورہ

بگرامی خدمت حضرات اصحاب اہتمام ومدرسین کرام دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جیسا کہ عموماً اہل علم جانتے ہیں اور دوست اور دشمن سب کو اس کا علم ہے حضرات اکابر علماء
دیوبند کا مقصد مدارس عربیہ دینیہ قائم کرنے کا صرف اتنا ہی نہیں تھا کہ طلبہ کو جمع کیا کریں اور صرف
عربی کتابیں پڑھا دیا کریں بلکہ ان کا ایک مسلک ہے جو معروف اور مشہور ہے، جب احمد رضا خان
بریلوی نے ان حضرات کو بدنام کرنے کی بات چلائی اور ان پر کفر کا فتویٰ تھوپنے کیلئے اپنی کتاب
حسام الحرمین تصنیف کی اور علماء حرمین شریفین سے اس پر دستخط کرالئے تو حضرت گنگوہیؒ کے اجل
خلفاء میں حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اور شارح ابوداؤد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور
حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ بقید حیات تھے، جب ان حضرات کو احمد رضا خان کی دسیسہ کاری کا

علم ہوا تو اس کی تردید کی طرف متوجہ ہوئے اور حسام الحرمین سے جو شر پھیل رہا تھا اس کے دفاع
کیلئے حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے اپنی کتاب "المہند علی المفند" تالیف فرمائی، اس زمانہ
کے اکابر دیوبند موجود تھے ان سب نے اس کی توثیق اور تصدیق کی اور اس کتاب میں مسئلہ حیات
النبی ﷺ کو بھی عقائد علماء دیوبند میں لکھا ہے اور سلفاً عن خلف چاروں مذاہب کے علماء اس پر متفق
رہے ہیں۔

ایک نیا فرقہ پچاس ساٹھ سال سے نمودار ہوا ہے جسے دور حاضر کے علماء نے لفظ "مماتی" کے
ساتھ ملقب کیا ہے، پہلے تو یہ فتنہ اتنا زیادہ عام نہیں تھا تھوڑے سے لوگ تھے لیکن آج کل بہت زیادہ
بڑھ گیا ہے اور مدارس میں پھیل رہا ہے، طلباء میں اچھی خاصی تعداد میں اس فتنے کے حامی ہوتے
ہیں، ان لوگوں کو اپنے مسلک کی نام نہاد دلیلیں یاد ہوتی ہیں، دوسرے طلبہ کو ان کے خلاف دلائل یاد
نہیں ہوتے اور یہ لوگ داعی ہوتے ہیں، طلبہ میں اپنی باتیں پھیلاتے رہتے ہیں اور انہیں اپناتے
رہتے ہیں، مماتی طلبہ کو بے تکلف داخلہ دے دیا جاتا ہے، یہ لوگ علماء دیوبند سے علم بھی سیکھتے ہیں اور
انہیں کم از کم گمراہ تو سمجھتے ہی ہیں بلکہ بعض منچلے تو حیات انبیاء کا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر بھی کہتے
ہیں، ایک مماتی کا ملفوظ سننے میں آیا کہ ابوبکر صدیقؓ بھی حیات انبیاء کے قائل ہیں تو وہ بھی کافر
ہے، اب یہ فتنہ زور پکڑ رہا ہے اور ہمارے اصحاب مدارس اس کے دفاع سے غافل ہیں بلکہ بعض
مدارس کے اکابرین مدرسین اس عقیدے کے حامی ہیں جو طلبہ میں اس کی ترویج کرتے ہیں، اہل
مدارس یہ سب کچھ جانتے ہوئے ان مدرسین کو رکھے ہوئے ہیں، بڑی بڑی تنخواہیں دیتے ہیں اور
اس مزاج کے طلبہ کو پالتے ہیں جو پوری طرح فتنہ گر ہوتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ مدارس میں سر پھٹول ہو اور جنگ وجدال کی نوبت آئے دیوبندی کے مدارس
عقیدہ ممات کا مرکز بن جائیں اس کے دفاع کا راستہ سوچنے کی ضرورت ہے، اہل مدارس کو تغافل
کیوں ہے اس بارے میں کوئی واضح بات نہیں بتائی گئی، کچھ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ اگر اس مزاج کے

طلبہ کے عدم او خیال یا اخراج کے بارے میں کوئی اقدام کیا گیا تو مدارس میں طلبہ کی تعداد کم ہو جائے گی یا ہڑ بونگ ہوگی، پہلی بات تو یہ ہے کہ اہل مدارس مدارس کو مقصود نہ سمجھیں، خدمت دین حفاظت سنن رد بدعات کے کام میں لگے رہیں اور یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو، مدارس مقصود نہیں جیسا کہ حضرت گنگوہیؒ نے اکابر دیو بند کو لکھ دیا تھا (جبکہ وہاں جاہل لوگوں نے کمیٹی کا ممبر بننے کی کوشش کی تھی) کہ مدرسہ مقصود نہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے جن لوگوں کو مدارس ہی مقصود ہیں احقاق حق اور حفاظت دین اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نہیں ایسے لوگ اپنی آخرت کے بارے میں غور کریں اور انما الاعمال بالنیات کو بار بار پڑھیں ایسے اصحاب اہتمام کے مدارس میں جو طلبہ پڑھیں گے ان طلبہ کے قلوب پر بھی طلب دنیا کے اثرات ہی اثر انداز ہوں گے علم ہی تو مقصود نہیں ہے اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

”من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامه.

ہر طالب علم کے پیش نظر رہے۔

مماتی لوگوں کو مدارس میں داخل کرنے اور پالنے کا نتیجہ آگے جا کر یا تو بہت بڑے فتنہ وفساد اور جنگ وجدال کا باعث ہوگا یا یہ دیو بندی مدارس اور ان کے طلبہ مماتی بن کر غالب ہو جائیں گے اور دیو بندی مدارس مماتیوں ہی کی جولانگاہ بن جائیں گے، اس سے پہلے سوچنے کی ضرورت ہے۔

آخر مماتیوں سے دبنے کی کیا وجہ ہے؟ کیا اپنے اکابر کا مسلک دلائل کے اعتبار سے کمزور ہے یا غلط ہے، اگر یہ بات اصحاب اہتمام کے قلوب میں گھر کر گئی ہے تو دیو بندی ہونے کا دعویٰ کرنے کی کیا ضرورت ہے، کھل کر اعلان کر دیں ہم دیو بندی نہیں ہیں اور ہمارے مدارس اکابر دیو بند کے خلاف دوسرے مسلک کے حامی اور خادم ہیں اور وہی دوسرا مسلک حق ہے تاکہ عامۃ الناس دھوکہ

میں نہ رہیں اور سوچ سمجھ کر چندہ دیں، دھوکہ دیکر چندہ ولینا مخلصین کے کسی مذہب میں بھی جائز نہیں ہے، یہ تو غدر وخیانت ہے۔

اگر یقین کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ اکابر دیو بند کا مسلک حق ہے اور مماتی گمراہ ہیں تو پھر کھل کر ان کی تردید کی جائے اور دلائل سے ان کی گمراہی واضح کی جائے اور مدارس میں ایسے اساتذہ اور طلبہ کا مقاطعہ کیا جائے اور امت پر واضح کیا جائے کہ یہ لوگ دیو بندی نہیں ہیں خوارج کی طرح گمراہ ہیں ورنہ یہ کتمان حق اور سکوت عن الحق بڑے نقصان اور حرمان اور خسران کا باعث ہوگا، مماتی لوگ ایک طرف تو عقائد دیو بند کے خلاف حیات اور توسل اور سفر مدینہ زیارۃ قبر النبی ﷺ کو اور قبر شریف پر سلام پڑھنے کو گمراہی قرار دیتے ہیں اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کو غلط قرار دیتے ہیں اور اکابر دیو بند کے مسلک کو غلط بتاتے ہیں، دوسری طرف دیو بندی بن کر دیو بندی عوام سے چندہ لیتے ہیں وہ تو دھوکہ دیتے ہی ہیں دیو بندی مدارس کے اکابر کو انکی دھوکہ دہی کو پروان چڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔

میں نے یہاں ایک مماتی سے بات کی کہ تم لوگ دیو بندی عقیدہ کے خلاف بھی ہو اور دیو بندی بھی بنتے ہو، صاف اعلان کیوں نہیں کرتے کہ ہم دیو بندی نہیں ہیں، تو اس نے جواب دیا کہ ایک بات مخالف ہونے سے دیو بندیت سے کیسے نکل جائیں گے، دیو بندیت کوئی ذرا سی چیز تو نہیں ہے، اس کے بعد مدینہ منورہ میں لاہور کے ایک عالم سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی یہ جواب نقل کیا جس سے اندازہ ہوا کہ مماتیوں نے جواب دیو بندیت سے مستفید رہنے کیلئے تراشا ہے اگر حضرات علماء دیو بند کے نزدیک یہ جواب درست ہے اور اسی سے مطمئن ہو کر مماتیوں کو گلے لگانے کا جواز نکال رکھا ہے تو بریلویوں سے بھی کیا ضد ہے ان کی بھی تو ایک ہی بات زیادہ سخت ہے یعنی آنحضرت ﷺ کیلئے علم غیب کلی...... تجویز کرنا، اسی طرح غیر مقلدوں سے صرف تقلید اور عدم تقلید کا اختلاف ہے باقی مسائل تو عموماً وہی ہیں جو شافعیہ وحنفیہ میں مختلف فیہ ہیں اور

مودودی صاحب سے بھی ایسی ہی ایک دو بات میں اختلاف ہے پھر ان جماعتوں سے بعد اور مقاطعہ کیوں ہے، ان کو بھی دیوبندیوں میں شامل کرلیں۔

آج کل بعض اہل فکریوں کہہ رہے ہیں کہ جو نئے فتنے ظاہر ہورہے ہیں وہ عموماً مدعیان دیوبندی میں ہیں، خوارج مزاج بھی دیوبندی، نواصب بھی دیوبندی، فکرولی اللہی جماعت بھی دیوبندی، جو سوشلزم کی داعی ہے، اس مزاج کے طلباء مدارس میں موجود ہیں دیکھئے آگے چل کر کیا بنتا ہے۔

اگر اصحاب اہتمام اور اکابر مدرسین مماتیوں کے اکابر کو جمع کر کے دلائل سے بات کر کے نمٹا دیں تو کیسا اچھا ہو اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اول یہ اعلان کر دیں کہ یہ لوگ دیوبندی نہیں ہیں ہم ان سے بیزار ہیں، دوسرے اس مزاج کے طلباء کو اپنے مدارس میں داخل نہ کریں۔

جب حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے المہند علی المفند لکھی تھی اس وقت اس پر اکابر دیوبند نے تقاریظ لکھی تھیں اور علماء مصر وشام نے بھی تصدیق کی تھیں، اکابر دیوبند میں سے...... حضرت شیخ الہند مفتی عزیز الرحمٰن (دار العلوم دیوبند) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوری، حضرت مولانا محمد احمد ابن مولانا محمد قاسم نانوتوی مہتمم دار العلوم دیوبند اور ان کے نائب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی اور مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی اور حضرت گنگوہیؒ کے صاحبزادے مولانا مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

۱۳۷۸ھ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کی خدمت میں مماتی عقیدہ کے بارے میں سوال پیش کیا گیا تھا، سوال وجواب معارف شیخ کی پہلی جلد میں مسطور ہے حضرت شیخ الحدیثؒ نے علامہ سخاویؒ سے نقل کیا ہے نحن نؤمن ونصدق بانہ ﷺ حی یرزق فی قبرہ۔ پھر لکھا ہے جو شخص حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑا ہو کر درود پڑھے حضور اقدس

ﷺ اس کو سنتے ہیں من صلی عند قبری سمعتہ نص صریح ہے، علامہ سخاویؒ نے حافظ ابن حجرؒ سے نقل کیا ہے سندہ جید۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے یہ بھی لکھا ہے یہ ناکارہ ان اکابر کا بالکل متبع ہے ان کے اس صاف ارشادات اور تحریرات کے بعد جس پر حضرت سہارنپوری، حضرت شیخ الہند حضرت رائے پوری، حضرت تھانوی قدس اللہ اسرارہم نے بلا کسی اجمال کے ھذا معتقدنا ومعتقد مشائخنا لکھا ہے کیا کوئی گنجائش ہے اس کے خلاف کچھ کہا جاسکے۔

بعض مماتی یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہم قرآن پیش کرتے ہیں دیوبندی وہ قاسم الذی (حضرت نانوتویؒ) کا قول پیش کرتے ہیں گویا قرآن کو دور حاضر میں صرف مماتیوں نے ہی سمجھا ہے حضرات صحابہ اور تابعین اور بعد میں آنے والے حضرات سلفاً عن خلف اشاعرہ ماتریدیہ آئمہ اربعہ کے مقلدین شرح حدیث فقہاء کرام، مشائخ عظام، عقیدہ حیات الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حامل گمراہ اور جاہل ہوگئے، انہوں نے نہ قرآن کو سمجھا اور نہ احادیث شریف کی تصریحات سے واقف ہوگئے، یہ نئے زمانے کے لوگ قرآن سمجھ گئے درحقیقت سلف صالحین سے کٹنے کا وہی مبتدع ضال ہوگا اور یتبع غیر سبیل المومنین کا مصداق ہوگا، موطا امام محمد میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سفر سے واپس آتے تھے تو قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ پر اور آپ کے صاحبین (حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ) کی خدمت میں سلام پیش کیا کرتے تھے، ممکن ہے کہ بعض مماتی مزاج مدعیان دیوبندیت یوں کہیں کہ عقائد میں تقلید نہیں کی جاتی اس لئے ہم اکابر دیوبند کے مقلد نہیں، مماتیوں کے دلائل قوی ہیں اس لئے ہم نے دیوبندی ہوتے ہوئے ان کے مسلک کو قبول کرلیا، احقر کا کہنا یہی تو ہے کہ واضح اعلان کردیں کہ اکابر دیوبند کا مسلک غلط ہے تاکہ امت پر واضح ہوجائے کہ آپ کا مسلک وہ نہیں جو کابر دیوبند کا مسلک ہے۔ لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحی من حی عن بینہ۔

دیوبندی مدارس کے اکابر توجہ فرمائیں اور اس فتنہ سے اپنے طلباء کو محفوظ رکھنے کی پوری مساعی اور جدوکام میں لائیں، واللہ الموفق وھو المستعان وعلیہ التکلان۔

العبد الفقیر

محمد عاشق الٰہی برنی بلند شہری عفی اللہ عنہ

بشکریہ ماہنامہ حق چاریارؓ

۹ رجب ۱۴۲۰ھ

❀❀❀❀❀

ردِّ مماتیت وعثمانیت پر علماء اہل السنّت والجماعت دیوبند کی بعض تصانیف

۱۔ آب حیات (حضرت علامہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ)

۲۔ قبر کی زندگی (مولانا نور محمد تونسوی صاحب)

۳۔ ایک سو چار سوالات (مولانا نور محمد تونسوی صاحب)

۴۔ منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں (مولانا نور محمد تونسوی صاحب)

۵۔ اسلام کے نام پر ھوی پرستی (مولانا نور محمد تونسوی صاحب)

۶۔ تسکین الصدور (امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب)

۷۔ سماع الموتی (مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب)

۸۔ المسلک المنصور (مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب)

۹۔ الشہاب المبین (مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب)

۱۰۔ مقام حیات (حضرت علامہ خالد محمود پی ایچ ڈی)

۱۱۔ حیات الانبیاء (حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ)

۱۲۔ ھدایۃ الحیران فی تفسیر جواہر القرآن (حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ)

۱۳۔ ادراک الفضیلۃ فی الدعاء بالوسیلۃ (حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ)

۱۴۔ القول النقی فی حیات النبی ﷺ (پیر طریقت مولانا عبداللہ بہلویؒ)

۱۵۔ رحمت کائنات (حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ)

۱۶۔ تسکین الاتقیاء فی حیات الانبیاء (پروفیسر محمد مکی صاحب)

۱۷۔ توضیح البیان فی رد اقامۃ البرہان (مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب)

۱۸۔ دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف (مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ)

۱۹۔ حیات پاک (حافظ نذیر احمد نقشبندی صاحب)

۲۰۔ عقیدۃ المحدثین علی حیوۃ النبیینؑ (مولانا سید مبارک شاہ صاحب)

۲۱۔ سیف اویسیہ بر عقائد نامرضیہ (مولانا اللہ یار خانؒ)

۲۲۔ حیات الانبیاء علیہم السلام (مولانا اللہ یار خانؒ)

۲۳۔ حیات برزخیہ، سماع موتی (مولانا اللہ یار خانؒ)

۲۴۔ حیات النبی اور علماء دیوبند (مفتی احمد سعید سرگودھیؒ)

۲۵۔ مذاہب اربعہ اور مسئلہ حیات النبی ﷺ (مفتی احمد سعید سرگودھیؒ)

۲۶۔ حضرت اکابر علماء دیوبند کا مسلک اور مسئلہ وسیلہ اور استشفاع کی تحقیق (مولانا حافظ ریاض احمد اشرفی)

۲۷۔ روح کی آڑ میں مسئلہ حقائق کا انکار (مولانا نور اللہ رشیدی صاحب)

۲۸۔ ذریت عثمانیت سے سوالات (مولانا نور اللہ رشیدی صاحب)

۲۹۔ تسکین الاذکیاء (مولانا محمود عالم صفدر صاحب)

۳۰۔ عقیدۂ حیات الانبیاء اور قائدین امت (مولانا نوراللہ رشیدی صاحب)

۳۱۔ قہر حق بر صاحب ندائے حق (علامہ مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب)

۳۲۔ ضرب المہند (علامہ حبیب اللہ ڈیروی صاحب)

۳۳۔ حیات الاموات (مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ)

۳۴۔ مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ علماء دیوبند اور مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری (مولانا نواز بلوچ صاحب)

۳۵۔ خطبات صفدر دوم، مناظرہ حیاۃ النبی ﷺ (مناظر الاسلام مولانا محمد امین اوکاڑویؒ)

۳۵۔ مقالات سیرت (حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ)

۳۶۔ عقیدہ حیات قبر اور فہم میت (مولانا نور محمد تونسوی صاحب)

۳۷۔ مناظرہ حیات النبی ﷺ (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۳۸۔ لطمۃ الحق (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۳۹۔ القول المعتبر فی حیات خیر البشر ﷺ (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۴۰۔ اصلی کہانی (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۴۱۔ سب سے پہلا انکشاف (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۴۲۔ سیف سراجیہ بر فتنہ مماتیہ (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۴۳۔ فکری یکجہتی (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۴۴۔ رحمت رب کائنات بر قائلین حیات (مولانا عبدالجبار سلفی صاحب)

۴۵۔ ضرب بشیر بر فکر کج پیر (مولانا عبدالحق خان صاحب)

۴۶۔ تسکین القلوب (مولانا سید انور حنفی صاحب)

۴۷۔ عقیدۃ الاصفیاء فی حیاۃ الانبیاء (مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب)

۴۸۔ جزء حیات الانبیاء (امام بیہقیؒ)

۴۹۔ جزء حیاۃ الانبیاء (علامہ سبکیؒ)

۵۰۔ انباء الاذکیاء (علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

۵۱۔ یادگار خطبات (مولانا محمد عمر صدیقی صاحب)

۵۲۔ چتروڑی کا آپریشن (مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ)

۵۳۔ مماتیت کی حقیقت (مولانا منیر احمد منور صاحب)

۵۴۔ حیات الانبیاء (مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ)

۵۵۔ اظہار الغرور فی کتاب آئینہ تسکین الصدور (مولانا عبدالقدوس قارن صاحب)

۵۶۔ اموات کی برزخی زندگی (مولانا مہر محمد صاحب)

۵۷۔ تحفہ خیر خواہی (مفتی عبدالواحد صاحب)

۵۸۔ کتاب الروح (علامہ ابن قیم صاحب)

۵۹۔ عقیدۂ حیات الانبیاء اور علماء امت (مولانا نور محمد تونسوی صاحب)

۶۰۔ میرا مسلک اور مشرب (مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ)

۶۱۔ تخیلات و نظریات اور 75 سوالات (مفتی عبدالمعید صاحب)

۶۲۔ تخیلات و نظریات اور 305 سوالات (مفتی عبدالمعید صاحب)

۶۳۔ تخیلات و نظریات اور 105 سوالات (مفتی عبدالمعید صاحب)

۶۴۔ دیوبندی کہلانے کا مستحق کون؟ (مولانا فیاض خان سواتی صاحب)

۶۵۔ تسکین الخواطر (مولانا شوکت علی صاحب)

۶۶۔ معجزہ معراج اور حیات النبی ﷺ (مولانا عبدالکریم ندیم صاحب)

۶۷۔ مسئلہ حیات النبی ﷺ (مولانا قاضی مظہر حسین صاحب)

❁❁❁❁❁

نام کتاب	:	عقیدۃ حیات الانبیاء اور قائدین امت
مؤلف	:	مولانا ابو معاویہ نور اللہ رشیدی صاحب
تعداد	:	1100
طبع دوئم	:	2007
ہدیہ	:	40/-

ناشر

﴿مکتبۃ الجنید﴾

نزد عقیدۃ الاسلام، حسن نعمانی کالونی، نزد انڈس پلازہ

عقب الآصف اسکوائر، سہراب گوٹھ، کراچی

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کا

1 وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر مبارک) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں احقر محمد طیبؒ (راولپنڈی) نور محمدؒ قلعہ دیدار سنگھ ، محمد علیؒ جالندھری الاشی غلام اللہ خانؒ 22 جون 1962ء (از ماہنامہ تعلیم القرآن ماہ اگست 1962ء)

2 عند القبر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سماع بلا شبہ ثابت ہے خصوصا سید الانبیاء کا مقام بہت بلند ہے اور آپ ﷺ کے سماع میں تو کچھ شبہ ہی نہیں۔

مولانا عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی: الجواب الصحیح

۲۷ صفر ۱۳۷۹ھ الاشی (مولانا) غلام اللہ خانؒ

ماخوذ ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی ماہ ستمبر 1959ء بحوالہ مقام حیات ۵۶۸